

باعثِ رنج ہے۔ دہقان کا جو خون محنت و مشقت میں گرم ہوتا ہے، وہی کاشت کردہ شے کے انبارِ راحت کے لیے بجلی بن جاتا ہے۔

## ۲۔ شرح : مرزا فرماتے ہیں۔

”کلی جب نئی نکلے، بہ صورتِ قلبِ صنوبری نظر آئے اور جب تک پھول بنے، ”برگِ عافیت“ معلوم۔ یہاں معلوم بہ معنی معدوم ہے اور برگِ عافیت بہ معنی مایہ آرام۔ برگ اور سرو برگ بہ معنی ساز و سامان ہے۔ خوابِ گل بہ اعتبارِ خاموشی ویرجا ماندگی پریشانی ظاہر ہے، یعنی شگفتگی، وہی پھول کی پنکھڑیوں کا بکھرا ہوا ہونا۔ غنچہ بہ صورتِ دل جمع ہے۔ بادِ صفتِ جمعیتِ دل گل کو خواب پریشاں نصیب ہے۔“

کلی جب تک کھلے، اُسے آرام کا کوئی لمحہ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اسے جمعیتِ دل نصیب ہے، لیکن حقیقت پر نظر رکھتی جائے تو اس کا خواب یعنی خاموش رہنا خوابِ پریشاں ہے، کیونکہ وہ کھلے گی اور کھلتے ہی ایک ایک پنکھڑی الگ الگ ہو جائے گی۔

کلی کی حالت میں دلجمعی اور پھول کی حالت میں پریشانی عام مشاہدے کی چیز ہے۔ مقصود شاعر کا یہ ہے کہ بظاہر اس دنیا میں، جو آزمائش کا مقام ہے، کسی بھی وجود کے لیے آرام کے اسباب مہیا نہیں۔

## ۳۔ لغات - پشتِ دست : اصل میں پشتِ دست برز میں

نہادن ہے، یعنی کسی کی تعظیم کرنا اور اس کے سامنے عجز و انکسار سے پیش آنا۔

نخس بدندال گرفتن : دانتوں میں تنکا لینا۔ زمانہ قدیم کے ہندوؤں میں

یہ طریقہ رائج تھا کہ جب کوئی گروہ کسی سے مغلوب ہو جاتا تھا تو مغلوب گھاس کا تنکا منہ میں لے کر غالب گروہ کے روبرو پہنچتا تھا۔ مقصود یہ ہوتا تھا کہ مغلوب نے گائے کی صورت پیدا کر لی، جو گھاس کھاتی تھی۔ ہندوؤں کے نزدیک گائے کو مارنے